۱

سوال نمبر ۱

## غزوات نبوی کا بنیادی مقصد امن کا قیام

**تعارف :**

حضرت محمد کی ذات تمام بنی نوع انسان کے لیے سراپا رحمت اور **امن و آشتی** کا نمونہ ہے۔ زندگی کے باقی پہلوؤں کے ساتھ ساتھ آپ نے جنگ و جدل جیسے معاملات میں بھی امن کو ملحوظ خاطر رکھا۔ آپ نے یہ ثابت کیا کہ **اسلام کا داعی** اس وقت بھی قیام امن کے طالب ہوتا ہے جب اسے طاغوتی قوتوں کو سنبھلنے کے لیے مجبوراً تلوار کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ **مشروط قتال** اور **جہاد** کا حکم آجانے کے باوجود اگر کفار میں سے کوئی صلح کرنا چاہتا تو آپ بھی اس پر راضی ہو جاتے۔ اس کی بہترین مثال **اسلام کی پہلی غزوہ، غزوہ ودان** سے لی جا سکتی ہے۔ کفار کے بھاگ جانے کے بعد آپ نے بھی قتل و خونریزی سے علاقہ میں پرہیز کیا۔

Give the main heading first

**صلح کی تاکید اور نقض امن سے گریز :**

سپہ سالار اعظم نے تاکید فرمائی ہے کہ اگر دشمن جنگ پر آمادہ نہ ہو تو صلح کر لینی چاہیے۔ آپ نے دشمنان اسلام کے ساتھ معرکہ آرائی ہمیشہ پہلی ترجیح صلح و امن کو۔ اس حوالے سے قرآن میں ارشاد ہے کہ :

## وان جنحوا للسلم فاجنح لها

(الانفال)

ترجمہ: "اگر دشمن صلح کی طرف مائل ہو تو تم بھی اس پر آمادہ ہو جاؤ۔"

اس سلسلہ میں **صلح حدیبیہ** بہترین مثال ہے۔ امن کی خاطر آپؐ نے اہل مکہ کی من مانی شرائط پر جنگ بندی کر لی۔ حالانکہ آپؐ کے ایک اشارہ پر صحابہ کرام زبردستی قریش میں داخل ہو کر عمرہ کر کے ہی واپس جا سکتے تھے۔ لیکن آپؐ نے معاہدۂ امن کرنے میں بہتری جانی۔

### حلف الفضول۔ امن پسندی کا ثبوت:

یہ معاہدہ حرب فجار کے بعد قبیلہ قریش اور بنی قیس میں طے پایا۔ اس معاہدے کا مقصد امن و صلح تھی۔ حضور اکرمؐ نے محض 20 سال کی عمر میں اس معاہدہ میں شرکت کر کے ثابت کیا کہ آپ بعثت نبوت سے پہلے ہی امن کے داعی تھے۔ آپؐ کے نزدیک اس معاہدے کی اتنی اہمیت تھی کہ آپؐ زمانہ رسالت میں بھی اس کا ذکر کرتے ہوئے فخر محسوس کرتے۔ اس کے حوالے سے آپؐ نے کہا کہ:

"اس معاہدے کے مقابلے میں اگر مجھ کو سرخ اونٹ بھی دیے جاتے تو بھی میں نہ لیتا اور دوبارہ بھی مجھے اس میں شرکت کے لیے بلایا جائے تو میں ضرور جاؤں گا"۔

## غزوہ ودان اور معاہدۂ امن:

حضور اکرمؐ نے بنو ضمرہ کے ساتھ غزوۂ ودان میں جو معاملہ کیا، وہ امن پسندی کی بہترین مثال ہے۔ یہ اسلام کی پہلی غزوہ تھی۔ آپؐ ساٹھ ہزار مہاجرین کو اپنے ہمراہ لے کر ساتھ نکلے اور کفار کا پیچھا کرتے ہوئے مقام ابوا تک تشریف لے گئے۔ لیکن کفار فرار کر گئے۔ آپؐ نے ان حالات میں بنو ضمرہ کے سردار مخشی بن عمرو کے ساتھ معاہدہ امن تحریر کیا اور بغیر غزوہ لڑے مکہ واپس تشریف لے گئے۔

## غزوہ بدر اور قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک:

نبی کریمؐ نے صحابہ کرام سے غزوہ بدر کے قیدیوں کے بارے میں مشورہ طلب کیا۔ حضورؐ کے دوست حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فدیہ لے کر چھوڑنے اور حضرت عمرؓ نے انھیں قتل کرنے کا مشورہ دیا۔ حضورؐ کا حضرت ابوبکر کی تجویز کو فوقیت دینا امن کو فوقیت دینے کی بہترین مثال ہے اس حوالے سے قرآن میں حکم

آیا کہ:

ماکان لنبی ان یکون لہ اسری

حتی یثخن فی الارض

(الانفال)

ترجمہ: "کسی نبی کے لائق نہیں ہے کہ اس کے پاس قیدی ہوں تو وہ (ان کو قتل کر کے) زمین میں خونریزی کرے"۔

## غزوۂ خیبر اور حضورؐ کی دعائے امن

خیبر یہودیوں کا مرکز تھا۔ جہاں سے وہ دوسرے یہودی قبائل کے ساتھ سازشیں کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ مسلمانوں نے اس سلسلہ کو ختم کرنے کے لیے جنگ شروع کر دی۔ خیبر کے دو حصے تھے۔ جنگ میں ایک حصہ ملوث تھا تو حضورؐ نے بھی مسلمانوں کو آبادی والے حصے کی طرف جانے سے منع فرمایا۔ اس سے حضورؐ کی مراد امن و سلامتی تھا۔ دوسرے حصے میں بھی جب حضورؐ داخل ہونے لگے تو انھوں نے مسلمانوں کو روک کر امن و خیر کے لیے یہ دعا فرمائی:

"اے پروردگار ہم تجھ سے اس بستی اور بستی والوں اور بستی کی چیزوں کی خیر مانگتے ہیں۔ اور اس بستی اور بستی والوں اور بستی کی چیزوں سے متعلقہ شر سے بھی تیری پناہ مانگتے ہیں۔"

## اہلِ قتال کے لیے حضورؐ کے اصولِ امن:

غزوات میں لڑنے والوں کو اہلِ قتال کہا جاتا ہے ان کے لیے حضور اکرمؐ نے امن کو ترجیح دیتے ہوئے درج ذیل کی ممانعت فرمائی:

### ۱۔ فساد و انتشار کی ممانعت:

عرب میں یہ بات عام تھی کہ جب فوجیں کسی علاقے کو فتح کر لیتی تو قتل زنی، فصلوں کو تباہ اور خوف و ہراس پھیلاتی۔ اسلام نے ایسا کرنے کو فساد سے تشبیہ دی ہے اور حضور اکرمؐ نے بھی اسے منع فرمایا ہے۔ حضورؐ نے مسلمانوں کے فساد پہ مبنی ان تمام کاموں سے ہمیشہ روکا جو زمانۂ جاہلیت میں عرب کا شیوہ رہی تھیں۔ اس حوالے سے قرآن کریم میں بھی حکم آیا ہے کہ:

واذا تولی سعی فی الارض لیفسد
فیھا ویھلک الحرث والنسل واللہ لا
یحب الفساد
(البقرۃ)

ترجمہ:
"جب وہ حاکم بنتا ہے تو کوشش کرتا ہے
کہ زمین میں فساد پھیلائے، فصلوں
اور نسلوں کو تباہ کرے، مگر اللہ فساد
کو پسند نہیں کرتا۔"

## ۱۱۔ لوٹ مار کی ممانعت:

ایک مرتبہ دوران سفر جہاد، اہل لشکر نے
کچھ بکریاں لوٹ لیں اور ان کا گوشت پکا کر
کھانا چاہا۔ جب آپ کو خبر ہوئی تو آپ نے
ان کی دیگچیاں الٹ دیں اور فرمایا:

ان النھبۃ لیست باحل من
المیتۃ

ترجمہ:
"لوٹ کھسوٹ کا مال مردار سے بہتر نہیں۔"

Scanned with CamScanner

## ۱۱۱۔ قتل صبر (باندھ کر مارنے) کی ممانعت:

حضرت محمدؐ نے دشمن کو باندھ کر مارنے اور تکلیفیں دے دے کر مارنے کی بھی ممانعت فرمائی عبید بن یعلی کا بیان ہے کہ ہم عبدالرحمن بن خالد کے ساتھ جنگ پر گئے۔ ایک موقع پر لشکر دشمن میں سے چار آتش پرست پکڑے ہوئے آئے۔ اور انھوں نے حکم دیا کہ انھیں باندھ کر قتل کیا جائے۔ اس کی اطلاع جب حضرت ابوایوب انصاری کو ہوئی تو انھوں نے فرمایا:

"میں نے رسول اللہﷺ سے سنا ہے کہ آپؐ نے قتل صبر (باندھ کر مارنے) سے منع فرمایا ہے۔ اللہ کی قسم اگر مرغی بھی ہوتی تو میں اس کو بھی اس طرح باندھ کر نہ مارتا۔ اس کی خبر جب عبدالرحمن بن خالد کو ہوئی تو انھوں نے چار غلام آزاد کر دیے (یعنی اپنی غلطی کا کفارہ ادا کر دیا۔"

## ۱۷۔ آگ سے جلانے کی ممانعت:

حضور اکرمؐ سے پہلے لوگ شدت انتقام میں دشمن کو زندہ جلا دیا کرتے تھے۔ حضورؐ نے اس وحشیانہ حرکت کو بھی ممنوع قرار دیا۔ آپؐ کا ارشاد

ہے:

لا ینبغی ان یعذب بالنار الا رب النار

ترجمہ: "آگ کا عذاب دینا سوائے اس کے پیدا کرنے والے کے کسی اور کو سزاوار نہیں"۔

## غزوہ کے دوران غیر اہلِ قتال کے لیے حضور کے اصولِ امن:

غیر اہلِ قتال وہ ہیں جو عموماً جنگ میں حصہ نہیں لیتے۔ مثلاً عورتیں، بچے، بوڑھے، خانقاہ نشین اور بیمار۔ ایک دن حضور اکرمؐ نے جنگ کے دوران ایک عورت کی لاش پڑی ہوئی دیکھی تو فرمایا "یہ تو جنگ میں شامل نہ تھی"۔ پھر اپنے سپہ سالار خالد بن ولید کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ:

"عورت اور مزدور کو ہرگز قتل نہ کرو"۔

آپؐ بلا وجہ کسی پر جنگ مسلط نہ کرتے۔ جب اللہ کی راہ میں قتال ضروری ہوتا، آپؐ تب ہی عزمِ سفر باندھتے۔ ایسے حالات میں بھی

آپ اہل قتال کے علاوہ لوگوں کے لیے ایسی ہدایات جاری فرماتے:

"قیام اس جگہ کرنا جہاں بستی والوں کو تمہاری وجہ سے تکلیف نہ ہو۔ جو مقابلہ پر آئے صرف اسی سے لڑنا۔ بوڑھوں، بچوں اور عورتوں کو ہرگز تلوار سے نہ ڈرانا۔ ان کے زکوٰۃ اور صدقات کو انھی کے امیروں سے لے کر ان کے غریبوں میں تقسیم کر دینا۔"

Add more arguments in this part

## خلاصۂ بحث

حضور اکرمؐ کو جس مذہب کے لیے پیغمبر بنا کے بھیجا گیا، اس کا مطلب ہی "امن و سلامتی" ہے۔ امن کے اوصاف آپؐ کی جبلت میں شامل ہونے کے ساتھ ساتھ آپؐ کے اس نظریے کا بھی لازمی جزو تھے جس کے لیے آپؐ کو اللہ نے دنیا میں بھیجا۔ حضور اکرمؐ نے اپنی غزوات میں جس طرح امن کو نصب العین بنایا اور مکہ فتح کر لیا۔ آج کے دور میں جرنیلوں کو اس سے سبق حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ اسرائیل کے فلسطین پر ہونے والے حملوں کے جرنیلوں کو سمجھنا چاہیے جنگ میں کامیابی "نسل کشی" سے نہیں بلکہ امن و صلح کی اقدار سے ملتی ہیں۔ اور حضورؐ کی غزوات

میں اس بات کا منہ بولتا ثبوت موجود ہے۔